

## 22090- مسلمان اپنے آپ کی اسلامی تربیت کیسے کرے؟

سوال

کوئی شخص دینی طور پر بہت زیادہ پسند نہ ہے، تو وہ اپنے آپ کو اسلامی دھارے میں لے کرے دھارے؟

پسندیدہ جواب

انسان اپنے اندر موجود کو تباہی کی تشخیص کر لے تو یہ ذاتی تربیت کا پلا قدم ہے۔

اگر کسی کو اپنی کمی کو تباہی کا علم ہو جائے تو وہ ذاتی تربیت کے راستے پر گامزد ہو چکا ہے، چنانچہ کو تباہی کا علم اس راستے پر ہمیں تیز چلنے کی ترغیب دلاتا ہے، کو تباہی کا علم ہو جانا انسان کو اس کی ذاتی تربیت سے دور نہیں کر سکتا، کیونکہ کو تباہی کا علم ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو توفیق مل جاتی ہے کہ انسان شہت تبدیلی اور بہتری کے لیے کوشش ہو، فرمائی گئی ہے: **{إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِالْأَرْضِ إِلَّا بِنَفْعِهِ وَإِنَّمَا يَأْتِيُ النَّاسُ بِمَا كَسَبُوا}**۔ ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلتے کی کوشش نہ کریں۔

[الرعد: 11]

انسان اپنے بارے میں مکمل طور پر بذات خود انفرادی طور پر ذمہ دار ہے، اور اس سے اس ذاتی ذمہ داری کے بارے میں انفرادی حیثیت میں ہی حساب یا جائے گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**{إِنَّمَا تُنَزَّلُ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَنْتَيْ إِلَّا مَنْ حَمَلَهُمْ مَعَهُمْ مَمَّا أَنْتَ مَكْفُورًا وَمَمَّا تُنَزَّلُ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَنْ حَمَلَهُمْ مَعَهُمْ مَمَّا أَنْتَ مَكْفُورًا}۔**

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی ہر چیز رحمان کے پاس بندہ بن کر ہی آنے والی ہے۔ بلاشبہ اس نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں خوب اچھی طرح گن کر شمار کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اللہ کے پاس ذاتی حیثیت میں آنے والا ہے۔ [مریم: 95]

انسان کو حقیقی بھی مفید چیزوں دے دی جائیں جب تک انسان خود ہی ان چیزوں سے مستفید ہونے کے لیے تیار نہ ہو تک انسان کو ان مفید چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے، آپ سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا لوٹ علیہ السلام کی بیویوں پر غور نہیں کرتے کہ دونوں ہی انبیاء کے کرام کی بیویاں ہیں بلکہ ان میں سے ایک تو اولو العزم پیغمبروں میں شامل ہیں۔ پھر یہ بھی تصور میں لا سیں کہ ان انبیاء کے کرام نے اپنی بیویوں کی اچھی تربیت کرنے کی کتنی کوشش کی ہو گئی؟! لیکن چونکہ ان بیویوں کے اندر سے ہی اپنی اصلاح کی کوشش معدوم تھی تو انہی کو کہہ دیا گیا:

**{أَذْخَلَ اللَّهُ أَرْضَهُ الْخَلِيلِ}۔** ترجمہ: تم دونوں جنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ جنم میں چلی جاؤ۔ [التحريم: 10]

جبکہ دوسری طرف فرعون کی بیوی کا معاملہ دیکھ لیں کہ وہ سب سے بڑے مجرم کے گھر میں تھیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اہل ایمان کے لیے بطور مثال پیش فرمایا: کیونکہ فرعون کی اہلیہ ذاتی طور پر اپنی اصلاح اور ایمانی تربیت کی حامل تھیں۔

چنانچہ ذیل میں ہم ذاتی تربیت کے وسائل بیان کرتے ہیں:

1- اللہ کی بندگی کریں، اللہ تعالیٰ سے ناتا مضمون کریں، اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ تمام فرائض کی ادائیگی کریں اور دل کو غیر اللہ سے بالکل پاک کرتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ سے لوٹائیں۔

2- قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کریں، اور دوران تلاوت قرآن کریم پر غور و فکر کریں، اور اس کے رازوں کو جاننے کی کوشش کریں۔

3- مفید پند و نصائح پر مشتمل ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جن میں دلوں کی بیماریوں کا علاج اور دوایاں کی گئی ہے، مثال کے طور پر منہاج القاصدین، تذییب مدارج السالکین وغیرہ۔ اسی طرح سلف صالحین کی سیرت اور اخلاق کا مطالعہ بھی کریں، اس کے لیے آپ ابن الجوزی کی کتاب صفت الصفوۃ اور اسی طرح بہاؤ الدین عقیل و ناصر الجلیل کی کتاب "ایں نحن من آخلاق السلف" کا مطالعہ بھی کریں۔

4- تربیت پروگراموں میں شرکت کریں۔

5- اپنے وقت کو ضائع مت کریں، اور اسے دنیاوی و انزوی طور پر مفید ثبت سرگرمیوں میں صرف کریں۔

6- مباح کاموں میں بہت زیادہ مشغول نہ ہوں اور انہیں حد سے زیادہ اپنی زندگی میں بھگنے دیں۔

7- اچھے لوگوں کو اپنا دوست بنائیں، اور نیک لوگوں کو تلاش کر کے ان کی رفاقت میں رہیں یہی لوگ آپ کو خیر کے کاموں میں مصروف کریں گے، تنهائی اور الگ تھلگ رہنے والے لوگ ایشارا اور صبر جیسی بھائی چارے اور ملمساری والی خوبیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

8- عملی اور پر مکمل زندگی گزاریں، جس چیز کا علم ہے اس پر عمل کریں۔

9- ذاتی محاسبہ سخت انداز میں کریں۔

10- اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا کر کے اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کریں؛ کیونکہ جب تک خود اعتمادی نہیں ہو گئی اس وقت تک انسان کوئی عمل نہیں کر سکتا۔

11- ذات باری تعالیٰ کے متعلق ہمیشہ اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرا نہیں، یہ بات سابقہ بات سے متصادم نہیں ہے؛ کیونکہ انسان کی حقیقت یہ ہے کہ انسان بھی بھی اللہ تعالیٰ کا حق مکمل طور پر ادا نہیں کر سکتا اس لیے انسان یہ سمجھے کہ اس میں ضرور کمی اور کوتاہی موجود ہے۔

12- شریعت کی روشنی میں تنهائی اختیار کرے، یعنی مطلب یہ ہے کہ انسان ہر وقت لوگوں کے بھر مٹ میں مت رہے بلکہ کچھ اوقات ابھی رکھے جن میں تہائیں کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذاتی اصلاح کرنے کی توفیق دے، اور ہمارے نفس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب و پسندیدہ اعمال کرنے والا بنا دے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے۔

واللہ اعلم